سوال

(10) صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کے ذاتی قرآنی نسخے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

''الصدیق ابو بکر'' نامی کتاب کے صفحہ نمبر 316 پر سورہ بقرہ کی یہ آیت یوں لکھی ہے:

حٰفِظوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلوٰةِ الوُسطىٰ ... ٢٣٨ ... سورة البقرة'' وصلوة العصر''

یعنی ''وصلوۃ العصر'' کے اضافے کے ساتھ۔ اس کی تاویل یہ پیش کی گئی ہے کہ قرآن کے وہ نسخے جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھے ان میں یہ آیت "وصلوۃ العصر" کے اضافے کے ساتھ درج ہے۔ حالاں کہ قرآن کے وہ نسخے جو ہم سب کے درمیان موجود ہیں ان میں یہ اضافہ مفقود ہے۔ اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کے پاس قرآن کے ذاتی نسخے موجود تھے۔ ان ذاتی نسخوں میں وہ تفسیر، تشریح یا حاشیے کے طور پر کچھ نوٹ چڑھا لیا کرتے تھے۔ اب ظاہر ہے کہ یہ تشریحی کلمات قرآن کا جزو نہیں تھے بلکہ ان کی حیثیت محض تفسیر یا تشریح کی تھی۔ چنانچہ اس آیت میں بھی ''وصلوۃ العصر'' کا اضافہ قرآن میں اضافہ نہیں بلکہ اس کی حیثیت محض تفسیر کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی متعدد احادیث میں ''الصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ'' کی تشریح صلاۃ العصر بتائی ہے۔

عہد صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین سے ہی علماء وفقہاء کے درمیان اس امر میں اختلاف رہا ہے کہ ''الصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ'' سے کون سی نماز مُراد ہے۔ آیا یہ فجر کی نماز ہے؟ یا ظہر کی یا عصر کی؟ صحیح احادیث کی روسے اس سے مراد عصر کی نماز ہے۔ گمان غالب یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی اپنے ذاتی نسخے میں ''الصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ'' کی تفسیر کے لیے ''وصلوۃ العصر'' کا نوٹ چڑھا لیا۔ اُس زمانہ میں اصل متن اور حاشیہ وتفسیر کو الگ الگ لکھنے کا کوئی قاعدہ موجود نہیں تھا۔ جیسے آج کل یہ قاعدہ پایا جاتا ہے۔ مثلاً قوسین کا استعمال کر کے یا الگ الگ رنگوں کی روشنائی استعمال کر کے وغیرہ وغیرہ۔

قرآن کا وہ نسخہ جو اب ہمارے درمیان موجود ہے اور جسے نسخہ عثمانی بھی کہا جاتا ہے، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ترتیب وکتابت کے موقع پر یہ امر ملحوظ رکھا کہ اس قسم کے تمام حواشی اور تفسیری کلمات حذف کر ڈالے جائیں اور قرآن کو اسی صورت میں پیش کریں جس صورت میں حضرت جبریل علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تھے اور اس بات پر تمام صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین اور ائمہ نے اتفاق کیا۔

اس طرح کے توضیحی کلمات کے اضافے کی اور بھی مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذاتی نسخے میں ''فصیام ثَلَاثَةِ أَیَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ'' درج ہے ''مُتَتَابِعَاتٍ'' کے اضافے کے ساتھ۔ ظاہر ہے کہ یہ اضافہ انہوں نے محض تفسیر کی خاطر کیا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے ان روزوں کے بارے میں یہی سنا کہ ان روزوں کو پے درپے ہوجانا چاہیے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی یوسف القرضاوی]

قرآنی آیات، جلد: 1، صفحہ: 47

محدث فتویٰ